پروفیسر ظہور احمد اظہر

ادبِ عالمِ اسلامی

عربی و اسلامی علوم کی چند نئی مطبوعات

۱۔ کتاب التنبیہات علیٰ اغلاط الرواۃ

ابوالقاسم علی بن حمزہ البصری التیمی کا نام دو حیثیتوں سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ایک تو اس لحاظ سے کہ اندلس اور صقلیہ میں متنبی کے کلام کی روایت و اشاعت کو عام کرنے کا سہرا اسی کے سر ہے، وہ نہ صرف متنبی کا راوی اور مداح تھا بلکہ ایک مخلص دوست اور میزبان بھی، ۳۵۱ھ میں جب متنبی مصر سے ہوتا ہوا بغداد میں وارد ہوا تو علی بن حمزہ کے ہاں ہی قیام کیا تھا۔ اور میزبان نے اپنے شاعر مہمان اور دوست کی بڑی آؤ بھگت کی اور اس کی دعوتوں پر ایک ہزار دینار صرف کر دیا، اور جب ابن حمزہ مغرب میں پہنچا تو اس عظیم شاعر کے کلام کو اس خطے میں عام کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔

علی ابن حمزہ کو حیاتِ دوام اور بقائے لازوال بخشنے والی دوسری وجہ اس کی وہ کتاب ہے جو اس نے عربی ادب کے جلیل القدر علما کی اغلاط پکڑنے اور ان پر تنقید کرنے کے لیے مختص کی۔ اس کتاب میں اس نے مندرجہ ذیل عربی ادب کے عظیم شاہکاروں پر تنقید کی ہے:

(۱) نوادر ابن الاعرابی، (۲) جمہرۃ ابن درید۔ (۳) کتاب الحیوان للجاحظ۔ (۴) مجاز القرآن لأبی عبیدۃ۔ (۵) کتاب الکامل للمبرد۔ (۶) کتاب الفصیح لثعلب، (۷) الغریب المصنف لأبی عبید القاسم بن سلام الہروی۔ (۸) کتاب المقصور والممدود لابن وَلّاد المصری۔ (۹) اصلاح المنطق لابن السکیت۔ (۱۰) کتاب النبات لابی حنیفۃ الدینوری۔

اس کتاب کو استادِ گرامی جناب پروفیسر عبدالعزیز میمن صاحب نے بڑی محنت اور تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے اور اسے دارالمعارف مصر نے چھاپا ہے، اس نادر کتاب

کے شروع میں میمن صاحب نے کتاب المنقوص والممدود للفرّاء بھی شامل کردی ہے۔

علی بن حمزہ کی تنقید میں ایک نقص یہ ہے کہ وہ بعض لوگوں کے خلاف دل میں بغض و عناد رکھتا تھا اس لیے انھیں وہ سب وشتم کرنے سے بھی باز نہیں آیا، اسی طرح اس نے دوسروں کی اغلاط پکڑتے ہوئے خود بھی ہولناک لغزشیں کھائی ہیں۔ میمن صاحب نے ان تمام باتوں پر نظر رکھی ہے اور یہ کتاب اہل علم کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

۲- تاریخ الثقافۃ العربیۃ فی السودان

تالیف عبدالمجید عابدین، لیکچرار خرطوم یونیورسٹی کالج (کلیۃ الخرطوم الجامعیۃ) مطبوعہ دار الثقافۃ بیروت۔ قیمت تقریباً ساڑھے بارہ روپے (پاکستانی) ضخامت ۴۶۲ صفحات۔

سوڈان ان اسلامی ممالک میں سے ہے جنھیں مغربی سامراج سے آزاد ہوئے زیادہ مدت نہیں گذری، دوسرے اسلامی ملکوں کی طرح یہاں بھی سامراجیوں نے اہل وطن کو اپنے ماضی سے دُور رکھنے اور مذہب و ثقافت سے بیگانہ بنانے کی پوری پوری کوشش کی مگر نہ تو وہ اس مقصد میں کامیاب ہوسکے اور نہ مجاہدین آزادی کے سامنے زیادہ دیر ٹھہر سکے اور آخر کار انھیں رختِ سفر باندھنا پڑا۔ آزادی کے بنیادی تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آزاد قوم اپنے ماضی، اپنے مذہب اور ثقافت سے پوری طرح آگاہ اور باخبر رہے اور مستقبل کی تشکیل کے لیے اپنے روحانی سرچشموں، فکری محرکات اور ثقافتی امتیازات سے مدد لے تاکہ اس کا مستقبل ماضی سے بیگانہ نہ ہو جائے۔ جناب عبدالمجید عابدین نے اسی مقصد کو پیش نظر رکھ کر سوڈان میں عربی ثقافت کی تاریخ بڑے فاضلانہ انداز میں مرتب کی ہے۔

یہ امر باعث مسرت و اطمینان ہے کہ سوڈان بھی ان افریقی ممالک میں سے ہے جو اسلام کی دولت سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ عربی زبان میں بھی رنگے گئے اور آج ان کی قومی زبان یہی ہے۔ مزید برآں یہ کہ سوڈان میں نہ صرف فصیح و بلیغ عربی پر زور دیا جاتا ہے اور عامی بولیوں سے اجتناب کی رغبت عام ہے بلکہ یہاں اسلام پسند لوگوں کا بھی غلبہ ہے۔ اس لیے ایسے ملک کی ثقافتی تاریخ سے آگاہ ہونا نہ صرف مفید بلکہ ضروری بھی ہے اور اس ضرورت کو یہ کتاب بخوبی پورا کرتی ہے۔ مصنف نے اسلام کی آمد سے لے تمام فکری و ثقافتی دھاروں کی نشاندہی کی ہے اور مطبوعہ و غیر مطبوعہ مواد کے علاوہ زبانی روایات اور اقوال

سے بھی مدد لی ہے۔ کتاب مقدمہ اور ضمیمہ کے علاوہ تین اقسام میں منقسم اور ۱۴ ابواب پر مشتمل ہے فاضل مصنف نے سوڈانی ثقافت کا کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیا۔ مقدمہ میں عربوں کی آمد، سوڈان کے لسانی لہجات اور بلاد نوبہ میں علیسائی آبادیوں پر روشنی ڈالی ہے۔ پھر پہلے حصے میں دینی اور معاشرتی حالات کا جائزہ لیا ہے، اور دوسرے حصے میں عربی شاعری اور تیسرے حصے میں عربی نثر سے بحث کرنے کے بعد آخر میں سوڈان کے افسانوی ادب پر مستقل بحث شامل کر دی ہے۔

۳۔ تاریخ ابن الفرات

تالیف: ناصر الدین محمد بن عبد الرحیم بن الفرات۔

یہ اسلامی تاریخ کے اہم مآخذ میں سے ہے جو نو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی اب تک صرف تین جلدیں طبع ہو سکی ہیں، اور وہ ہیں ساتویں، آٹھویں اور نویں جلدیں، جنھیں ڈاکٹر قسطنطین زریق نے تحقیق و طباعت کے زیور سے آراستہ کیا تھا۔ کتاب کے باقی اجزا ابھی تک محقق اور ناشر کے منتظر ہیں۔ ڈاکٹر حسن محمد الشماع استاذ بصرہ یونیورسٹی عراق داد و تحسین کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اس اہم تاریخ کے باقی اجزا کو تحقیق کے بعد چھاپنے کا بیڑا اٹھایا ہے اور چوتھی جلد کا پہلا حصہ شائع کر دیا ہے، جس کی طباعت کا کام "مطبع حداد بصرہ" نے بڑی خوبصورتی سے انجام دیا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ ۵۶۲ھ سے ۵۸۸ھ کے حوادث پر مشتمل ہے اور یہی وہ دور ہے جس میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے صلیبیوں کے خلاف بلادِ اسلامیہ کا دفاع کیا اور تاریخ میں عزم و ہمت، شجاعت و استقامت اور فتح و حکمرانی کی زندۂ جاوید مثالیں قائم کیں۔ اس لحاظ سے کتاب کا یہ حصہ بڑا اہم اور مفید ہے کیونکہ ابن الفرات ان مؤرخین اسلام میں سے ہے جو وقائع تاریخ کو صدق و امانت اور حقیقت شناس نگاہ سے دیکھتے ہیں، امید کرنی چاہیے کہ ڈاکٹر الشماع کتاب کے باقی حصے بھی شائع کر کے اسلامی تاریخ کے مآخذ میں سے ایک اہم ترین مآخذ کی جلد مکمل کر دیں گے۔

۴۔ تاریخ خلیفہ بن خیاط

خلیفہ بن خیاط متوفی ۲۴۰ھ، ایک نامور محدث، مؤرخ اور ماہر اسماء الرجال گذرے ہیں۔

وہ امام بخاری رحمۃ اللہ کے شیوخ میں سے ہیں۔ ان کی متعدد تصانیف میں سے صرف دو کتابیں اب تک دستیاب ہو سکی ہیں، اور وہ ہیں کتاب الطبقات، اور کتاب التاریخ جو بالترتیب طبقات خلیفہ بن خیاط اور تاریخ خلیفہ بن خیاط کے نام سے مشہور ہیں، ثانی الذکر کتاب کا جز اوّل عراق میں چھپ گیا ہے اور جز ثانی جلد طبع ہو کر منظر عام پر آنے والا ہے جسے اکرم ضیاء العمری کی تحقیق کے ساتھ "مجمع علمی عراقی بغداد" شائع کر رہا ہے۔ اسی طرح اول الذکر کتاب (طبقات خلیفہ بن خیاط) کا جز اوّل شام میں چھپ گیا ہے۔ جسے استاذ سہیل زکار کی تحقیق کے ساتھ شام کی وزارت ثقافت نے شائع کیا ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ مجمع علمی عراقی، اور شامی وزارت ثقافت دونوں نے ان کتابوں کو چھاپنے پر بیک وقت توجہ دینا شروع کی ہے جو وقت اور پیسہ کے ضیاع کے علاوہ علما کی قوت افرادی کا بھی ضیاع ہے، دراصل مشرق میں ابھی تک نہ تو علمی کام کے لیے فضا سازگار ہوئی ہے اور نہ اس کے لیے وسائل مہیا کیے جا سکے ہیں۔ یورپ میں جب ایک عالم کسی کام کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس کی اطلاع دنیا کے تمام علمی مراکز کو ہو جاتی ہے مگر مشرقی دنیا میں اطلاعات کا یہ عالم ہے کہ دو عرب پڑوسی ملکوں میں ایک ہی عظیم علمی منصوبے پر روپیہ اور وقت صرف کیا جا رہا ہے اور ایک دوسرے کو خبر تک نہیں ہو پاتی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں علمی کام کے آغاز کی اطلاعات و معلومات عام کرنے کے طریقوں اور وسائل کے ساتھ اس میدان میں یک جہتی بھی پیدا کرنی چاہیے۔

۵- دیوان ابی بکر الشبلی

ابوبکر الشبلی جس کا اصلی نام جعفر بن یونس تھا اور دلف بن جحدر کے نام سے مشہور تھا۔ تیسری صدی ہجری کے اہم شعرا میں سے تھا، عجیب اتفاق یہ ہے کہ جس روز "سامراء" کے شہر میں ۲۴۷ھ میں پیدا ہوا اسی روز اور اسی شہر میں خلیفہ المتوکل قتل ہو گیا تھا۔ اس شاعر نے اپنے کلام میں حسن و صداقت کے ساتھ عواطف و جذبات کی تصویر کشی کو کچھ اس طرح اپنایا کہ ہر خاص و عام کے دل میں گھر کر لیا۔ مگر اس کا کلام اب تک جمع نہ کیا جا سکا تھا اور مختلف مآخذ

میں بے ترتیب موجود تھا۔ ڈاکٹر کامل مصطفیٰ الشیبی مبارکباد و تحسین کے مستحق ہیں کہ انھوں نے محنت اور عرق ریزی کے بعد اس شاعر کا منتشر کلام جمع کر کے دیوان کی شکل میں شائع کر دیا ہے اور دیوان کے شروع میں ایک جامع مقدمہ تحریر کیا ہے جس میں شاعر کے حالات و فنی کمالات سے بحث کے علاوہ ان مآخذ کا بھی تفصیلی ذکر ہے۔ جہاں جہاں اس کا کلام موجود ہے۔

دیوان کی طباعت و اشاعت کا کام "مجمع علمی عراقی" بغداد نے انجام دیا ہے، کاغذ عمدہ، اور چھپائی بہترین ہے اور بلاشبہ یہ کتاب مجمع کی نفیس اور خوب صورت مطبوعات میں سے ہے۔

اسلام کا نظریۂ حیات

از: ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم

یہ کتاب مرحوم خلیفہ صاحب کی مشہور و معروف انگریزی تصنیف "اسلامک آیڈیالوجی" کا ترجمہ ہے۔ اور خوش نما ٹائپ میں چھاپی گئی ہے۔ قیمت : ۸ روپے

مسلم ثقافت ہندوستان میں

از: مولانا عبدالمجید سالک مرحوم

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے برعظیم پاک و ہند کو گذشتہ ایک ہزار سال کی مدت میں کن برکات سے آشنا کیا اور اس قدیم ملک کی تہذیب و ثقافت پر کتنا وسیع اور گہرا اثر ڈالا۔

قیمت : ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ

سکریٹری ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ۔ لاہور